بعون صانع رنگین مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

گلدستۂ ازہار رنگین دستنبوئی مناقب محبوب سید المرسلین اعنی شمس المشارق والمغارب حضرت
اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب علی ابن ابی طالب نظم لطیف و رنگین ذائقۂ مشتاقین موسوم بہ

مخمس ظہیری

بر

ہفت بند کاشی علیہ الرحمہ

معروف بہ اسم تاریخی

مناقب ظہیر

۱۳۰۸ ہجری

از نتائج طبع انور و فکر آسمان گذر عالم المعی شاعر لوذعی حقائق و معارف آگاہ جناب مولانا
مولوی حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب المتخلص بہ ظہیری سہسوانی دام فیضہ الالٰہی بحسن و خوبی

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بہ آئین مرغوب طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام ای آیۂ قرآن ہدی للمتقین — السلام ای نکتۂ تفسیر قرآن مبین
کہتے ہین اہل زمین اور حامل عرش برین — السلام ای سایۂ ذات خورشید رب العالمین

آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

آپکے بذل و کرم کی ہی فضا گر ہشت خلد — کیون شہ چمکے فیض سے شہ کے مقدر ہشت خلد
آپکے قبضہ مین دوزخ اور یکسر ہشت خلد — مفتی ہر چار دفتر خواجۂ ہر ہشت خلد

داور ہر شش جہت اعظم امیر المومنین

آپ ہین سر ازل ای مظہر انوار غیب — رونق دین نبی اور گلبن گلزار غیب
ہو قسیم حوض کوثر ساقی انہار غیب — مقصد تنزیل بلغ مرکز اسرار غیب

مطلع تلوہ شاہد مقطع حبل المتین

ماہر علم الیقین شہ رازدار لوکشف — دیدۂ عین الیقین صورت نگار لوکشف
واصل حق الیقین آئینہ دار لوکشف — عالم علم لدنی شہسوار لوکشف

ناصر حق نفس پیغمبر امام المتقین

آپکی ہی ذات اقدس منبع امداد خلق — آپکی ہی شان عالی دافع بیداد خلق
تم ہو سترِ احمدی سب تم سے ہی بنیاد خلق — صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق
بہترین نسل آدم نفس خیر المرسلین

آپ ہین مصداق من بشری سراسر سر بسر — شان اقدس کی ہی شاہد قل کفی او ہل اتی
آیۂ تطہیر ہو اور شہسوار لافتا — صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما
قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین

گھر مین جب اللہ کے پیدا ہوے شاہ زمان — ہو گیا قائم زمین پر قدرت حق کا نشان
دھوم تھی عرش برین پہ کہتے تھے کروبیان — درجہان از راہ حشمت چون جہانی درجہان
برزمین از روے رفعت آسمانی برزمین

آسمان ہی اک نہین تم سے ہی مولا مستفیض — وحش و طیر و انس و جان ہین کوہ و صحرا مستفیض
فیض عالی سے نکیون ہو ساری دنیا مستفیض — از عطاے دست فیاض تو دریا مستفیض
وز ریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چین

کب ولا سے تیری کر سکتا ہی کوئی انحراف — شان مین تیری پیمبر نے کہا من کنت صاف
رتبۂ عالی کی شہرت قاف سے ہی تا بہ قاف — کاتب دیوان امرت موسی دریا شگاف
پردہ دار بام قصرت عیسی گردون نشین

ہی تری صورت سے پیدا شکل بیچون و چگون — پھر بھلا تیرے مراتب کیون نہون حد سے فزون
سوچتا ہون عارض رنگین کو نسبت کس سے دون — نقشبند کاف و نون از بدو فطرت تا کنون
ناکشیدہ چون مہ رخسار تو نقش مبین

زندگی سے بسکہ میرا چاک ہی دامان عمر — عمر بھر نکلا نہ میرا کوئی بھی ارمان عمر
زہد و تقوی ہی اگر اب تو یہ ہی شایان عمر — ناشنیدہ از زمان مہد تا پایان عمر
بے رضاے حق ز تو حرفے کرام کاتبین

سمجھے اور جانے کوئی کیا اے علی تیرا کمال
یا پیمبر جانتا ہے یا خدائے ذو الجلال
عالم ایجاد میں ممکن نہیں تیری مثال
مثل تو چون شبہ ایزد در ہمہ عالم محال
در بود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین

غرق ہوں بحر گنہ میں اے شہ سر احد
کثرت افکار کی اب رات دن ہے مجھپہ زد
دور ہوں رنج و الم اے رہبر اللہ الصمد
یا علی مشکل کشا کیجے مدد کیجے مدد
آنکہ مداحش خدا ہمدم رسول اللہ بود
گر کسی ہمتاش باشد ہم رسول اللہ بود

بند دوم

آپکے در تک بشر کی ہو علی کیا دسترس
جب قدمبوسی کی دل سے ہو ملایک کو ہوس
جل بجھا ہوں سوز غم سے میں بھی اک مانند خس
ای بغیر از مصطفی نابودہ ہمتاے تو کس
بستہ بر مہر تو ایزد مہر حور العین و بس

آپکا قبضہ ہے ہر شی پر سما سے تا سمک
حکم عالی پر رواں ہیں سبعہ سیارے تلک
کیوں نہ پھر مشتاق ہوں سوجان سے سب جن و بشر تک
مہرۂ مہر از کلوے صبح بر نارد فلک
گر نہ از مہرت برآید صبح صادق را نفس

ای فلک گر در رہت نقش کف پاے تو مہر
بر فلک جا یافت گر حسب ایماے تو مہر
آسمان سر تو اٹھائے سامنے آئے تو مہر
کیست با قدرت سپہر و چیست بارای تو مہر
این ز قدرت مستعار و آن ز رایت مقتبس

آسمان مہر و کرم کی اپنے دکھلائے تو مہر
تاب کیا ہے جو دل مومن سے بڑھ جائے تو مہر
ماہ کی کیا تاب و طاقت سامنے آئے تو مہر
کیست با قدرت سپہر و چیست بارای تو مہر
این ز قدرت مستعار و آن ز رایت مقتبس

آپکا دست کرم لا ریب ہے دست الہٰ
آیۂ قرآن ید اللہ فوق ایدیہم گواہ

کہہ رہی ہی فتح و نصرت مرحبا ای دین پناہ   کاروان سالار جاہت چون کند آہنگ راہ

چرخ را بردست پیش آہنگ بندد چون جرس

کس طرح سمجھے کوئی مولا ترا عز و وقار   بات کہنے کی نہین عاجز ہی فکر خاکسار
دی نبی نے تمکو بیٹی اور خدا نے ذوالفقار   با شکوہ صولتت دستان نیاید در شمار

در پر عنقاے مغرب کی شکوہ آرد مگس

ہو کوئی مد مقابل تیرے کیا روز مصاف   فیصلہ دم بھر مین کر دے بس تری شمشیر صاف
کانپتا ابتک ترے ہی نام سے ہی کوہ قاف   ضربت دست تو گردستان بدیدی در مصاف

مرغ روحش بکیان از بیم بشکستی قفس

علم کا در ہی تو ہی تجھسے ہوے سب بہرہ مند   آسمان ہی عز و تمکین کے مقابل اک سپند
تیری اک اک بات سو سو رکھتی ہی معنی بلند   ور شکوہت را بمیزان معانی بر کشند

از رہ خفت کم آید بو قبیس از یک عدس

آپ وہ بحر کرم ہین ای شہ سر صمد   آپنے کی ہی ہر اک آئی ہوئی تکلیف رد
ہل اتی اسکی ہی شاہد انما اسکی سند   گر دل دریا عطایت موج بر گردون زند

لجۂ گردون دران گردان نماید ہمچو خس

آسمان اس بات کی کھاتا قسم ہی بر ملا   کوئی تبلاؤ زمین پر جز علی ؑ اشجع ہوا
کسنے پایا ہی لقب کرار و حیدر لافتا   اندران میدان کہ مردان سعادت جسے را

از رہ مردی عنان از دست بر باید فرس

یا شہ دلدل سوار و بیشۂ شیر احد   آپنے در پردہ کی اور انبیا کی بھی مدد
ہو نکیون دشمن کو سکتہ اور تحیر رو نہ بد   نشتر شمشیر شیران روے در شریان نہد

چون طبیب مرگ گیرد ساعد جا نرا مجس

کسکی طاقت ہی کرے تجھسے جو مولا کارزار   آدمی کی جان کیا قوم نبی جان ہی فرار

بھاگ جائے سامنے سے رستم و اسفندیار
ازمیان مشرق میدان برائی مہروار

رایت دولت زپیش و آیت نصرت زپس

حق تعالی کو تری ہر بات آئی ہے پسند
رعب سے تیرے ہر اک کانپ اٹھے بند بند
ہے محب کو تیرے راحت اور عدو کو ہے گزند
خلق ہفت اقلیم اگر آن روز ہمدستان شوند

از سر مردی نیارد تاب میدان تو کس

تیغ کے جوہر شہا تیرے ہیں سب پر آشکار
آسمان پر کہہ رہے تھے جبرئیل نامدار
سر پہ اک ملعون کے چمکی ہو گیا وہ دم میں چار
ہے علی روز وغا یہ آسمانوں پر پکار

صورتے گردد مجسم فتح گوید آشکار
لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

بند سوم

ای عروس عدل و حکمت از تو پر زر یافتہ
رہنما سے از تو دیدہ خضر رہبر یافتہ
خاک راہت رتبہ گوگرد احمر یافتہ
ای سپہر عصمت از فر تو زیور یافتہ

آفتاب از سایہ چتر تو افسر یافتہ

آپکے در کا گدا کونین کا ہے شہریار
ہوں نہ کیوں اکسیر یارس آکے قدموں پر نثار
آپ ہیں مقبول داور ای شہ عالی وقار
از غبار درگہ چرخ احترامت آشکار

کیمیا گر نسخہ گوگرد احمر یافتہ

سرنگوں مولود سے تیرے ہوئے لات و ہبل
کی خدا نے ذات اقدس بے عدیل و بے مثل
کانپ اٹھے تیری دہشت سے ہر اک دشت و جبل
بر امید نقش رویت دست نقاش ازل

نقشہا بربستہ لیکن چون تو کمتر یافتہ

آپکے جود و کرم کا کس سے ہو مولا بیان
کیوں نہوں قائل بھلا اہل زمین اہل زمان
دست ہمت کو تمہاری جانتا ہے اک جہان
ہر کہ دستت را ابر یا کرد نسبت بیگمان

رشحۂ دست ترا دریاے اخضر یافتہ

بدو خلقت را وجود وجہ پیدائی بدہ
دعوی مداحیت از آفریدہ بیہدہ
آفرینندہ چو خود مداح ذات تو شدہ
آنکہ اندر آفرینش لاف بالائی زدہ
رفعت را از آفرینش پایہ برتر یافتہ

ہین نبی سردار عالم آپ ہین شاہ حجاز
ہوسکے رتبہ بیان کس منھ سے پھر بندہ نواز
آپکے در سے ہر اک ہوتا ہی آکر سرفراز
باز قدرت ہر کجا بال جلالت کردہ باز
طائران سدرہ را در زیر شہپر یافتہ

تیرے دریاے کرم کا ہو شناور کوئی جو
پھر ظلمت پہ پڑے سایہ وہین پر نور ہو
اوج رفعت ہین حباب آسا وہ سمجھے چرخ کو
روز فتح الباب از ابر دست دریا بار تو
نسر طائر را افلاک چون بط شناور یافتہ

کہہ رہا ہی اک جہان دست خدا ہی تیرا دست
سید بلندی آسمان کی ہو مقابل تیرے پست
ہر قوی بازو کو دی تو نے شہا اکثر شکست
ہر کہ مہر مہر تو بر صفحۂ جان نقش بست
مخزن دل را چو کان زر تونگر یافتہ

فیض سے تیرے بڑھا جسکا بڑھا ہی مرتبہ
دولت دارین سے دامن گدا کا بھر دیا
تیرے دروازہ سے پایا جسنے جو پایا شہا
ہر کہ دست حاجت خود پیش تو بر داشتہ
دست خود را تا قیامت حاجت آور یافتہ

آپ ہین نور خداے لم یزل مشکل کشا
کیا کہون کیا ہین محمدؐ اور کیا ہین مرتضیؑ
لحمک لحمی نبیؐ نے انت منی ہی کہا
با صفاے گوہر پاک تو رضوان سالہا
خاک خجلت بر جبین آب کوثر یافتہ

کیا بشر کا منھ کرے تیری جو کچھ مدح و ثنا
اس سے اور آگے ظہیری کہہ نہین سکتا ذرا
جب پیمبر نے کہا مین ہون علی مرتضیٰ
ساقی کوثر چنین چندان مدح باشد مر ترا

ای ز تو دریاے فطرت کان گوہر یافتہ

آپکی ہی ذات اقدس بے ہمہ اور با ہمہ — آپ سے پاتے شرف ہین رات دن صبح و مسا
بھائی ہوا اور یار ہوا اور زوج بنت مصطفےٰ — با خدا و مصطفےٰ راے تو یکرو داشتہ

وز خدا و مصطفےٰ شمشیر و دختر یافتہ

فخر ہی عالم کا تو ای سید والا نسب — افتخار آدم و حوا ہی تو مقبول رب
ذکر تیرے جود کا کرتے ملک ہین روز و شب — وقت پیدایش کہا جبریل نے احمد سے جب

گر نبودی ذات پاکت آفرینش را سبب
تا ابد حوا سترون بودی و آدم عزب

بند چہارم

ای گل گلزار خوبی گلستان مصطفےٰ — وہی بہار مکرمت سرو روان مصطفےٰ
آپ ہین نفس نبیؐ اور جسم و جان مصطفےٰ — ای معظم کعبہ اصل از بیان مصطفےٰ

قبلۂ دنیا و دین جان جہان مصطفےٰ

آپ ہین اسرار حق اور راز دار کن فکان — تم وجہ اس سے نہا ہر کیون نہو وسے عز و شان
احمد مرسل کی چوسی آپنے اکثر زبان — از نقود گوہر معنی لبالب شد دہان

تا نہادی لب بصورت بر دہان مصطفےٰ

تھا جو کچھ حکم خدا حضرت کو وہ کرنا تھا بس — بستر راحت پہ چھوڑا آپکو بے پیش و پس
سخت نادانی ہی بے سمجھے کہے جو بو الہوس — ای باستحقاق بعد از مصطفےٰ غیر از تو کس

تا نہادہ پاے تمکین بر مکان مصطفےٰ

کوئی تیری شان عالی مین کرے کیا گفتگو — آب کوثر سے زبان کی پہلے کرے شست و شو
جب کہین افلاک پر کرو بیان ای نیکخو — تیغ تیز آن ابر بست دریا دل کہ فتح الباب او

تازہ دار و ز آب نصرت بوستان مصطفےٰ

ایک عالم سے ترے پایہ کو جب پایا بلند
آپ ہین باب مدینہ رمز کن سے ارجمند
کیون نہ عالم تجھسے آگہ ہو شہا پھر بہرہ مند
رہ روان عالم تحقیق رہ کی بردہ اند
بی زمین بوس درت بر آسمان مصطفےٰ

تیرے باعث نوح کو طوفان سے دی حق نے نجات
پڑھ اٹھے سب کلمۂ طیب جمادات و نبات
حد سے افزون ذات کی الا کیون نہو والاصفات
تا سپہر شرع دین پُر نور شد ہرگز نتافت
از نور روشن ترمہی بر آسمان مصطفےٰ

تا قبائے بیمثالی بر قدت خیاط بافت
با چراغ آفتاب از شرق تا مغرب شتافت
چرخ گردان در جہان گردید مثل تو نہ یافت
تا سپہر شرع دین پُر نور شد ہرگز نہ تافت
از نور روشن ترمہی بر آسمان مصطفےٰ

چھا رہا تھا کفر عالم مین جہان تھا بت پرست
دونون عالم مین شہا تیرا نکیون ہو بند و بست
شرک عالم سے مٹایا اور بتون کو دی شکست
رفعت بالائے امکان صورت نا ممکن است
ور بود ممکن بود قدر و توان مصطفےٰ

تیری مدحت سے نکیون پُر نور ہو میرا قلم
وعبل و سحبان و اسماعیل کہتے ہین ہم
مجھسا مدحت خوان نہوگا ہند سے لے تا عجم
گرچہ در عالم باقبال تو ثنا ہا کردہ ام
آنچہ حسان کرد روزی در زمان مصطفےٰ

کسکی طاقت ہے جو لکھ لے وصف مولا ئین ہین
کر نہین سکتا ظہیری وصف مین اُسکے سخن
جسکے ہون مداح احمد اور خدائے ذوالمنن
لاف مداحی دران حضرت نمی آرم زدن
ای ثنا خوان تو ایزد از زبان مصطفےٰ

یا علی کیا لکھ سکے انسان تمہارے وصف کو
یہ کبھی ممکن نہین اوصاف جو تحریر ہو
آپ کا قرآن مین اللہ خود ہے مدح گو
از زبان خلق بر ناید صفات ذات تو
ور بر آید ہم بر آید از زبان مصطفےٰ

ایکہ ذات پاک تو دروازۂ علم نبی ست
ہرچہ بار ادر دل آید بر ضمیرت منجلی است
بسکہ بر قلب تو اسرار جہان پوشیدہ نیست
عرض حاجت بر تو حاجت نیست میدانی کہ چیست
حال اخلاص من اندر خاندان مصطفیٰ

رات دن رہتا ہوں میں رنج و مصیبت میں پھنسا
لیجیے میری خبر بہر محمد مصطفیٰ
یا علی المرتضیٰ یہ وقت ہے امداد کا
منت خلقم بجان آور دلطفی کن مرا
وا رہان از منت خلقم بجان مصطفیٰ

گھیرے رہتے ہیں مجھے ہر دم شہا رنج و محن
پر شکایت کا کبھی لب پر نہیں آتا سخن
اور عدو ہر وقت مجھ پر ہو رہے ہیں خندہ زن
یا شہ ہر دو سرا بہر طفیل پنجتن
روے رحمت بر متاب ای کام جان از رفتن
حرمت اجان پیمبر یک نظر کن سوے من

بند پنجم

آپ ہیں شاہ ولایت یا امیر المومنین
طوطیا شد خاک پایت یا امیر المومنین
معدن کان سخایت یا امیر المومنین
ای ستودہ مرحبایت یا امیر المومنین
خواندہ نفس مصطفایت یا امیر المومنین

جود و بخشش سے کیا عالم کو تمنے بہرہ مند
آپکے در سے ہوا ہر ایک آکر سربلند
نور بخشا ماہ کو اور مہر کو ضو حق پسند
خازنان کان و دریا کیسہ ہا پر ساختند
روز بازار سخایت یا امیر المومنین

آپ ہیں مشکل کشاے خلق ای سر صمد
آگیا ہے بحر غم میں میرے مولا جزر و مد
اور کی قوم نبی جان کی شہا تم نے مدد
بسکہ لعل اندر دل کان خاک بر سر میکند
از کف دریا عطایت یا امیر المومنین

آسمان ہی اک نہیں تنہا ہے تیرا زیر حکم
حق نے کی ہے ساری دنیا تیرے مولا زیر حکم

کر دیے اللہ اکبر کوہ و صحرا زیر حکم ‏ ‏ گردنان دہر را آوردہ سرہا زیر حکم

بازوے زور آزمایت یا امیر المومنین

آپکی خاک قدم سے کیون نہون غمگین شاد ‏ ‏ کہہ رہا ہی اک جہان آپسمین جب ای پاک زاد
باغ عالم مین پھلا پھولا ہر اک نخل مراد ‏ ‏ از نسیم باد نوروزی تشاید کرد یاد

پیش خلق جان فزایت یا امیر المومنین

کیجیے ٹھوکر سے زندہ مجکو ای عیسی نفس ‏ ‏ طائر جان سے ہوا خالی مرا کنج قفس
ہر کسی کے آپ ہین مولا علیؑ فریادرس ‏ ‏ انچہ عیسی از نفس میکرد رمزی بود و بس

از لب معجز نمایت یا امیر المومنین

آپ ہین مقبول داور ای شہ عالم پناہ ‏ ‏ آپکے در پہ ہر اک ہوتا ہی آ کر داد خواہ
سرور دنیا و دین ہین آپ ای شیر اِلٰہ ‏ ‏ با ہمہ بالا نشینی عقل کل نا بردہ راہ

زیر شادروان رایت یا امیر المومنین

آپ کے اوصاف کیا لکھ سکے کوئی بشر ‏ ‏ جبکہ مداحی کرین خود حضرت خیر البشر
جود و بخشش کی نکیون شہرت ہو تیری عرش پر ‏ ‏ گر بدی بالاتر از عرش برین جاے دگر

گفتمی کانجاست جایت یا امیر المومنین

تیرے رتبہ پر نہین مولا کسی کو دسترس ‏ ‏ کیسے مداحی کرین پھر شاعران بوالہوس
کب سلیمان کی صفت کر سکتے ہین مور و مگس ‏ ‏ مدح گر شایستۂ ذات تو باید گفت و بس

کیست تا گوید ثنایت یا امیر المومنین

عالم علم لدنی آپ ہین بے اشتباہ ‏ ‏ کیونکہ ہو ستر خداوند جہان نور اِلٰہ
آپ ہین تفسیر قرآن اسکا قرآن ہی گواہ ‏ ‏ انچہ تو شایستۂ آنی ز روے عز و جاہ

کس نداند جز خدایت یا امیر المومنین

حد سے زاید ہین ترے اوصاف ای سر صمد ‏ ‏ عقل انسان کر نہین سکتی ہی جسمین جد و کد

حق تعالی نے کیئے اوصاف تیرے لاتعد — خاطر ہمچون من شوریدہ خاطر کی کند

وصف ذات کبریایت یا امیرالمومنین

آپ کا رتبہ کیا ہی حق تعالی نے بڑا — کیونکہ ہو تم تاجدار فقرا ی شاہ ہدا
شہسوار لافتی ہو اور ر مز ہل اتی — سورۂ اِنّا فتحنا معنی سرّ خدا

فہم انسانی چہ داند قدرت کار ترا
کافرنیش بر نتابد بار مقدار ترا

بند ششم

دست یزدان از زبان مصطفی جان شماست — ہر دو عالم ہرچہ در روے زیر احسان شماست
وانچہ در امکان نباشد ہم در امکان شماست — ایکہ فرمان شما موقوف فرمان شماست

دور دوران فلک دوری ز دوران شماست

ای کہ قرآن جملہ اندر حسن حال وقال اوست — نی فقط این ہر دو عالم وانچہ در روے مال اوست
بلکہ این مشتی نمون از رفعت واجلال وست — آفتابے کاسمان در سایۂ اقبال اوست

پرتو از لمعۂ گوے گریبان شماست

یا علیؑ یا رحمۃ للعالمینت وحد نیست — منت خلاق واحسان شما ہر دو یکیست
آنکہ زیر بار احسان شما نابودہ نیست — چشمۂ کز روے محیط آفرنیش قطرہ ایست

رشحۂ از لجۂ دریاے احسان شماست

آفرنیش سے شرف ہو جسکی قسمت مین رقم — کیون نہ ٹھہرے قبلۂ عالم وہی بیت الصنم
سنگ اسود کہہ رہا ہی کعبے یہ حق کی قسم — نسبت قدر ترا با اوج گردون چون کنم

زانکہ اوج او حضیض فرش ایوان شماست

حق نے بخشا آپ کو وہ مرتبہ روز الست — کردیا تفویض تمکو کل جہان کا بند و بست
آگیا قبضہ مین تیرے جو کہ تھا بالا و پست — انچہ گردون را بدو چشم جہان بین روشن است

جز دو قرصے نیست آنہم فضلۂ خوان شماست

تاب وطاقت کیا بشر کی جو سر رفعت اٹھائے — مرتبہ کیا عرش کا ہی جو نہ گردن کو جھکائے

تیری رفعت کیا زمین کے دلمین یا مولا سمائے — قبۂ نہ چرخ را چون دانہ بر چیند زجائے

مرغ تعظیمی کہ آن بر بام ایوان شماست

ذات پاکت مظہر نور خدا جل وعلاست — سینۂ پاکت ترا اثر نور رشد علم خداست

نائب احمد توئی محکوم وحاکم ماسواست — ہر گہر کاندر ضمیر کان امکان قضاست

صورت اظہار آن موقوف فرمان شماست

ای وصی مصطفٰے مشکل کشا ای دین پناہ — آپکی سرکار سے پائے ظہیری عز وجاہ

ہندمین مداح تیرا کہتا ہی شام وپگاہ — بندۂ بیچارہ کاشی از دل وجان سال وماہ

روز وشب در خطۂ آل ثنا خوان شماست

یا علی ہی ذات اقدس آپکی وہ بیعدیل — گمرہون کے رہنما ہو درد مندون کے کفیل

ہو نصیری کے خدا اور بندۂ رب جلیل — پیر مکتب خانۂ ابداع یعنے جبرئیل

باہمہ ذہن وذکا طفل دبستان شماست

مجمع در انبیا ظاہر ترا شد شوکتی ست — در گروہ اولیا باطن ترا شد رایتی ست

در حضور کبریا افزون وبالا عزتی ست — ہر کجا در مجمع قرآن خدا را آیتی ست

از کمال فضل ورحمت خاص در شان شماست

عرض کرتا ہی ظہیری بادل سوز وگداز — ہند سے بلوائیے جلدی نجف شاہ حجاز

کیجیے بذل وکرم سے اپنے مجکو سرفراز — بر در دولت سرایت روے بر خاک نیاز

بادل پر درد وبر امید دربان شماست

کیا کہون رنج ومصیبت کیا ہی ای شاہ زمن — ہر گھڑی دل پر مرے رہتا ہی اک رنج ومحن

کب تلک پھرتا رہون در در مین آوارہ وطن — از پئے حسنین وزہرا ہو کرم یا ابو الحسن

درد پنہان پیش درمان چند بتوان داشتن
عاقلے نبود ز درمان درد پنہان داشتن

بند ہفتم

یا علی المرتضی کہتے ہین جملہ خاص و عام — آپ کا روضہ نکیون ہو رشک وہ بیت الحرام
جب کہے روح خلیل اللہ ہر دم صبح و شام — تا نجف شد آفتاب دین و ملت را مقام
خاک او دارد شرف بر زمزم و بیت الحرام

جنت الماوی نجف کی کیون نہووے سرزمین — عرش سے زاید ہو رتبہ مین جو مدفن شاہ دین
اپنا قبلہ اسکو سمجھین کیون نہ جملہ مومنین — کعبہ اصل است بے شک نزد ارباب یقین
زانکہ دارد عروۃ الوثقاے دین در وے مقام

یا شہ ہر دو سرا مقبول رب العالمین — حامی دین ہدا محبوب ختم المرسلین
کہ رہی ہے وجد کے عالم مین تمسے یہ زمین — آفتاب آسمان دین امیر المومنین
والی ملک ولایت حاکم دار السلام

آپ ہین سر خدا اے واقف اقسام وحی — مظہر اسرار قدرت کاشف ابہام وحی
معنی و تفسیر قرآن بادہ نوش جام وحی — مبطل بنیاد بدعت مفشی احکام وحی
قاضی ملک شریعت دافع کفر و ظلام

محرم راز خدا اے بادشاہ انس و جان — اے سر پر سروری اے مالک کون و مکان
نور احمد کا نہوتا یا علی گر درمیان — سایۂ لطفت بمعنی گر نبودی در جہان
صورتے بودی جہان از روے معنی ناتمام

تیری رفعت کی صفت ہو کس سے یا مولا رقم — ہین غلام کمترین ور سکے ترے دارا و جم
تو وہ عالی مرتبت ہے اے امام محترم — بر سپہر احترامت آفتاب از ذرہ کم
بر زمین احتشامت ذرہ خورشید احترام

کیا بشر کا منھ کرے مولا جو تیری منقبت ۔۔۔ کب بھلا ہی مور سے ممکن سلیمان کی صفت
جو ترے در کا گدا ہی ہو سکندر مرتبت ۔۔۔ با شکوہ بشقہ دستار و رکن مسندت
تاج جمشیدی چہ و تخت سلیمانی کدام

ورطۂ غم مین پھنسا ہون کیجیے مولا مدد ۔۔۔ رنج و غم کی کوئی حد ہی ہو گئے ہین لاتعد
شن لیا ہی مرتبہ جب سے غلامون کا ہی کد ۔۔۔ انچہ در تعظیم و تمکین سلیمان میرود
اندکے بود آنہم از تمکین سلمان تو وام

یا علی سب جانتے ہین آپ کو عالم پناہ ۔۔۔ بڑھ گئی کچھ عرش اعلی سے بھی تیری بارگاہ
کیجیے مجھپر کرم ہی اندنون حالت تباہ ۔۔۔ ای سریر سروری آوردہ از جاہ تو جاہ
وی جہان آفرینش بردہ از نام تو نام

آفرینش سے خدا نے تمکو وہ رتبہ دیا ۔۔۔ خلق کا ہادی کیا مخلوق کا اک رہنما
ل گئی اسکی بلا جسنے کہا مشکل کشا ۔۔۔ تیر تدبیر ترا پیوستہ تقدیر قضا
ننہد از روے ادب بیرون ز فرمان تو گام

علی من کنت مولا سے کہلا یہ مرتبہ ۔۔۔ بارہا تمکو نبی نے انت منی ہی کہا
لحمک لحمی سے ثابت ہو گیا رتبہ ترا ۔۔۔ نسبتت با سائر انسان خطا باشد خطا
گوہر پاکیزہ جوہر را چہ نسبت با رخام

ات واحد کے سوا روز ازل کچھ بھی نہ تھا ۔۔۔ خود خدا تھا خود سے نور مصطفےٰ ظاہر ہوا
ر احمد سے علیؑ کا نور مشتق ہو گیا ۔۔۔ مثل تو جز مصطفےٰ صورت نہ بندد عقل را
معنی ایمان ما ایست روشن والسلام

امام المتقین مولا علی یعسوب دین ۔۔۔ کہہ رہے ہین سب ملک افلاک پر یہ بالیقین
محبون کو ترے ارشاد رب العالمین ۔۔۔ دیدکے ہین منتظر رضوان و غلمان حور عین
زائران روضہ ات را بہر در خلد برین ۔۔۔ میرسد آواز طبتم فادخلو ہا خالدین

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

واقفان در دولت مرتضوی اور ساجدان محراب عبادت علی نجفی واقف و آگاہ ہین کہ مناقب امیر المومنین زبدۃ الوصیین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ مین جس عظمت و رفعت کا ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمۃ ہے مثل و نظیر اسکا آج تک ممکن نہوا۔ اکثر شعرائے نامدار نے اُسکے جواب مین طبع آزمائیان فرمائین لیکن نقش بر آب نمودن اور مہتاب بہ گز پیمودن کا نتیجہ ظاہر ہوا ہیچ ہی سے قبول خاطر و حسن سخن خداداد دست بہ معمار ازل نے یہ خلوتکدہ خاص ملاے مرحوم کے آرام کے لیئے بنایا اور خیاط قدرت نے یہ جامہ فقط اُن ہی کے قامت موزون پر سی دیا۔ اکثر حضرات نے اس وادی دشوار گزار سے عطف عنان کر کے ہفت بند مذکور کا مخمس کیا اور ہر ہر شعر پر تین تین مصرعے لگا کر زور طبع دکھایا۔ منجملہ ان حضرات آخر الذکر کے شاعر ہمہ دان محسود امثال و اقران ماہر باکمال ناظم عدیم المثال رشک ظہوری و انوری جناب مولانا حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب المتخلص بہ ظہیری سہسوانی ثم البدایونی نے بھی بزبان اُردو مصرعے لگا کر منقبت موصوف کا مخمس فرمایا۔ الحق مولانا ے ممدوح فصاحت و بلاغت نظم مین سب حضرات پر گوے سبقت لیگئے۔ گرہ کے مصرعے ایسے لگائے کہ ہر شعر منقبت کو اپنا کر لیا چنانچہ خوبی و عمدگی اس مخمس کی بروقت ملاحظہ ارباب ذوق و شوق پر واضح ہوگی اور اس نظم عالی پر گوہر تحسین و آفرین عالم وجد مین نثار فرمائینگے۔

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ مخمس ہر دل عزیز مطبع نامی و گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بہ عالی ہمتی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ جنوری ۱۸۹۹ع مطابق ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر رونق بزم مشتاقان ہوا۔